سوال ۱۔ ڈراما "یہودی کی لڑکی" کا تنقیدی جائزہ لیجئے؟

جواب: "یہودی کی لڑکی" آغا حشر نے 1913 میں لکھا تھا۔ یہ ان کے سب سے زیادہ مقبول ڈراموں میں شامل ہے۔ آغا حشر نے اس میں بظاہر رومن سلطنت اور یہودی قوم کے درمیان کش مکش دکھائی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہودی قوم اور رومن مذہبی پیشوا کے پردے میں انگریزی حکومت اور ہندوستانی عوام کے درمیان جاری کش مکش کو پیش کیا گیا ہے۔ اس طرح براہ راست مفہوم کے ساتھ ساتھ اس ڈرامے کا ایک علامتی مفہوم بھی نکلتا ہے۔

اس ڈرامے میں کردار نگاری اوسط درجے کی ہے، کوئی ایسا کردار نہیں جو ہمارے دلوں پر نہ مٹنے والا نقش چھوڑ جائے۔ پھر بھی وقتی طور پر، اس کے کردار ہمیں متاثر ضرور کرتے ہیں۔ اس میں مکالمے چھوٹے اور برجستہ ہیں۔ جن میں گفتگو کا انداز پایا جاتا ہے۔ زبان سلیس اور رواں ہے۔ جو بات نثر میں کہی جاتی ہے، آغا حشر اس میں زور پیدا کرنے کے لئے اسے شعر میں بھی دہراتے ہیں۔ یہ طریقہ اس وقت پسند کیا جاتا تھا مگر یہ تکرار گراں گزرتی ہے۔ اس ڈرامے میں متفرق اشعار کم ہیں۔ نثر کو پرکشش بنانے کے لئے کہیں کہیں اس میں قافیے کا استعمال ہوا ہے۔ تشبیہ اور استعارے کے استعمال سے بھی وہ اپنی نثر کو پر اثر بناتے ہیں۔

پیش کش کے لحاظ سے بھی یہ ڈراما نہایت موزوں ہے۔ اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے اسٹیج پر پیش کرنے میں دقت ہو۔ مجموعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اردو کا ایک شاہکار ڈراما ہے۔

سوال ۱۔ ڈراما یہودی کی لڑکی" کا خلاصہ لکھئے۔

ڈراما۔ "یہودی کی لڑکی" آغا حشر کاشمیری کا سب سے زیادہ مقبول ڈراموں میں شامل ہے۔ اس ڈرامے کا قصہ اس طرح ہے کہ سلطنت روما میں رومن کے علاوہ یہودی قوم بھی آباد ہے۔ ایک نوجوان مارکس کو عزرا نام کے یہودی کی لڑکی حنا سے محبت ہو جاتی ہے۔ حنا بھی اس سے سچی محبت کرتی ہے مگر مختلف وجوہات کی بنا پر اسے شبہ ہو جاتا ہے کہ مارکس یہودی نہیں ہے۔ وہ مارکس سے زور دے کر حقیقت دریافت کرتی ہے تو وہ رومن ہونے کا اقرار کر لیتا ہے۔ مگر اس سے سچی محبت کا یقین بھی دلاتا ہے اور گھر سے کہیں دور چل کر شادی کرنے کے لیے کہتا ہے۔ پہلے تو حنا تیار نہیں ہوتی، مگر مارکس خودکشی کر لینے کی دھمکی دیتا ہے تو حنا کو اس کی محبت پر یقین آجاتا ہے۔ دونوں گھر سے جانا ہی چاہتے ہیں کہ عزرا سامنے آجاتا ہے، جو چھپ کر ساری باتیں سن رہا تھا۔ دونوں اس سے معافی مانگتے ہیں اور رحم کی درخواست کرتے ہیں۔ عزرا شادی کے لئے تیار ہو جاتا ہے مگر اس شرط کے ساتھ کہ مارکس یہودی مذہب اختیار کر لے۔ مارکس تیار نہیں ہوتا اور وہاں سے چلا جاتا ہے۔

ایک روز حنا اور مارکس کی ملاقات ہوتی ہے تو وہ اسے بتاتا ہے کہ وہ عام آدمی نہیں بلکہ اس ملک کا ولی عہد ہے۔ اگر وہ اپنا مذہب تبدیل کر لیتا ہے تو اسے سلطنت سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ وہیں حنا کو پتہ چلتا ہے کہ مارکس کی شادی کل شہزادی آکٹیویا سے ہونے جا رہی ہے، جو پہلے سے طے تھی۔ اسے بے حد رنج ہوتا ہے اور وہ اسے روکنے کا تہیہ کر لیتی ہے۔

شادی کے موقعے پر عزرا یہودی اپنی قوم کی طرف سے نذرانہ پیش کرنے کے لیے دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ حنا بھی وہاں پہنچ جاتی ہے اور بادشاہ کو ساری بات بتا کر انصاف کی طلب گار ہوتی ہے۔ بادشاہ شہزادہ مارکس سے پوچھتا ہے تو وہ اپنے جرم کا اقرار کر لیتا ہے۔ بادشاہ اسے قید کر کے مذہبی عدالت میں مقدمہ چلانے کا حکم دیتا ہے۔

اسی روز شہزادی حنا کے پاس جاتی ہے اور شہزادے کو معاف کر دینے کی درخواست کرتی ہے۔ حنا کو مارکس پر رحم آجاتا ہے اور اپنا الزام واپس لے لیتی ہے۔ مذہبی پیشوا بروٹس جو یہودیوں سے نفرت کرتا ہے اور پہلے بھی ان پر کافی ظلم کر چکا ہے۔ شہزادے پر جھوٹا الزام لگانے کے جرم میں حنا اور عزرا کو جلتے ہوئے تیل میں ڈال دیئے جانے کا حکم دیتا ہے۔ مارکس ان کے لیے رحم کی درخواست کرتا ہے۔

تو ہیروڈس عزرا کو مذہب تبدیل کرنے کی شرط پر معافی دینے کو تیار ہو
جاتا ہے۔ عزرا اسے نہیں مانتا ہے اور اسے سولہ سال پہلے کا واقعہ یاد دلاتا ہے، جب
شاہ "نیرو" کے حکم سے شہر روما میں چاروں طرف آگ بھڑک رہی تھی۔ اس
آگ میں ہیروڈس کی بیوی جل کر خاک ہوگئی تھی۔ مگر اسی کی شیر خوار بیٹی کو آگ
سے اس نے بچالیا تھا۔ اور اب یہی حنا اسکی بیٹی ہے جسے اس نے اپنی بیٹی
کی طرح پالا ہے۔ ہیروڈس ثبوت مانگتا ہے۔ عزرا یہودی حنا کے گلے میں پڑا
ہوا شاہی خاندان کا تعویذ اور مروارید کی مالا دکھاتا ہے۔ ہیروڈس ان
چیزوں کو پہچان کر تصدیق کرتا ہے۔ ~~ہے~~ اپنے کیئے پر شرمندہ ہوتا ہے۔
اور ان دونوں سے معافی مانگتا ہے اور آئندہ کے لئے نیک زندگی گزارنے کا
عہد کرتا ہے۔

اسی وقت اکٹیویا حنا سے کہتی ہے کہ تم بھی شاہی خاندان سے
ہو، تو کیوں نہ میری ہر راحت اور خوشی میں برابر کی شریک ہو جاؤ۔
بادشاہ بھی اس کی اجازت دے دیتا ہے مگر حنا یہ کہتی ہے کہ مجھے اس
جھوٹی دنیا کی کوئی چیز نہیں چاہیئے تم دونوں جیو اور خوش رہو۔